ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

سدرہ نیامت
اسکالر پی ایچ ڈی، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔
ڈاکٹر رابعہ سرفراز
چیئرپرسن شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

این میری شمل کے مضمون Woman as Manifestation of God کا تجزیہ

Sidra Niamat
PhD Scholar, Department of Urdu, Govt College University Faisalabad.
Dr Rabia Sarfraz*
Chairperson, Department of Urdu, Govt College University Faisalabad.
***Corresponding Author:**

An Analysis of Woman as Manifestation of God by Annemarie Schimmel

The symbolic significance of love, beauty, and divine mystery has always been central to literary and mystical traditions. In classical Arabic and Persian literature, the gender of the beloved often remains ambiguous, creating a space for profound symbolic interpretation. In Persian poetry, descriptions of the beloved transcend gender norms, with features like the emerging beard of a youth being seen as symbolic rather than literal. In tales like Laila and Majnun, the intense passion of love is often portrayed as an allegory for divine love in a Sufi context. Majnun's madness and yearning for Layla are mirrored in the spiritual seeker's longing for union with the Divine. Similarly, spiritual practices such as Hajj have been likened to the journey of love, where the Kaaba is metaphorically envisioned as a bride. Great Sufi philosophers like Ibn Arabi emphasized the feminine as a manifestation of divine attributes. For him, perceiving God in a feminine form was among the closest ways to experience the divine essence. This duality—manifested in beauty and majesty,

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

or the principles of Yin and Yang—can be observed in all aspects of life. Thus, literature and Sufi philosophy elevate love from mere emotional experience to a divine connection. The beloved becomes a symbol of the fusion between human desires and divine qualities, reflecting a deeper spiritual truth. This perspective not only enriches our understanding of love but also offers a path to transcendence through its universal and timeless symbolism.

Key Words: *Woman, Manifestation of God, Annemarie Schimmel, Ibne Arabi, My soul is a woman.*

این میری شمل (Annemarie Schimmel) ایک معروف امریکی محقق، ماہر اسلامیات اور مصنفہ تھیں جن کا کام اسلامی ثقافت، تصوف اور ادب پر بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ اُن کی پیدائش جرمنی میں ۱۹۲۲ میں ہوئی تھی، اور انہوں نے عربی، فارسی، اردو اور ترکی زبانوں میں مہارت حاصل کی تھی۔

ان کی مشہور کتابوں میں "Mystical Dimensions of Islam" اور "And Muhammad is His Messenger" شامل ہیں، جو اسلامی تصوف اور نبی کریم ﷺ کی محبت پر روشنی ڈالتی ہیں۔ انہوں نے اردو اور فارسی شاعری، خصوصاً علامہ اقبال کے کام، کو مغربی قارئین کے لیے روشناس کرایا۔ اینا میری شمل کی ایک اور مشہور کتاب My Soul Is a Woman: The Feminine in Islam ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اسلام میں خواتین کے کردار اور روحانی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ این میری شمل نے اس کتاب میں اسلامی تصوف، قرآن، اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے خواتین کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر ان لوگوں کے لیے دلچسپ ہو سکتی ہے جو اسلامی ثقافت اور روحانیت میں خواتین کے مقام کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کے بارہ (۱۲) ابواب ہیں۔ ہمارے زیرِ بحث ساتواں باب ہے۔ جس کا عنوان Woman as Manifestation of God ہے۔

اسلام میں پیغمبر اکرم ﷺ نے عورتوں سے محبت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا واضح اظہار کیا، جو اسلامی تعلیمات کا اہم جزو ہے۔ فارسی اور عربی ادب میں محبت کی مختلف شکلوں کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، جہاں محبوب کی خوبصورتی کو تخیلاتی اور علامتی زبان میں پیش کیا جاتا ہے۔ فارسی اور ترکی زبانوں میں محبوب کی جنس کا تعین مشکل ہوتا ہے کیونکہ ان زبانوں میں قواعدی جنس کا تصور نہیں ہے۔ محبوب کی صفات، جیسے سبزۂ خط، نوجوانوں کی دلکشی کو ظاہر کرتی ہیں۔ سلطان محمود غزنوی اور ایاز کے قصے فارسی ادب میں محبت کے روحانی اور ثقافتی پہلوؤں کو

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

نمایاں کرتے ہیں، جبکہ "نفس" کو نسوانی طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ ادب محبت، روحانیت اور انسانی جذبات کی خوبصورتی کو واضح کرتا ہے۔ این میری شمل لکھتی ہیں:

> Classical Arabic as well as early Persian literature is replete with love poems and descriptions of the sweetly perfumed beloved with all her charms. And yet a caveat is not out of place here. In the Persian and Turkish literatures, it is often difficult to discern whether the venerated person is masculine or feminine, since neither the Persian nor the Turkish language has grammatical gender and only the mention of characteristics can clear the confusion. (1)

کلاسیکی عربی کے ساتھ ساتھ ابتدائی فارسی ادب بھی محبت کے اشعار اور خوشبو میں بسی ہوئی محبوبہ کی تمام تر دلکشیوں کی تصویروں سے بھرا ہوا ہے۔ تاہم، یہاں ایک وضاحت ضروری ہے۔ فارسی اور ترک ادب میں اکثر یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ محبوب مذکر ہے یا مؤنث، کیونکہ نہ فارسی زبان میں اور نہ ہی ترکی زبان میں قواعدی جنس کا تصور موجود ہے، صرف مخصوص خصوصیات کا ذکر ہی اس الجھن کو واضح کر سکتا ہے۔ ان خصوصیات میں اکثر محبوب کے سبزۂ خط کا ذکر شامل ہوتا ہے (جسے عموماً ایک خوبصورت چودہ سالہ نوجوان کے طور پر پیش کیا جاتا ہے)۔ اور پھر بھی، بہت سے فارسی قارئین اس خصوصیت کو صرف ایک علامتی سہولت سمجھتے ہیں جو محبوب کی حقیقی حیاتیاتی جنس کو چھپانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

فارسی ادب میں سلطان محمود غزنوی اور ان کے غلام ایاز کی محبت سے لے کر چودھویں سے سولھویں صدی تک کے فارسی رزمیہ نظموں تک، محبت کے موضوع کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ محبت کی کہانیوں میں مشہور جوڑے جیسے مجنوں اور لیلی، یوسف اور زلیخا، اور فرہاد اور شیریں شامل ہیں، جو انسانی جذبات کی گہرائیوں کو عکاسی کرتے ہیں۔ مجنوں کی داستان، جس میں وہ محبت کے جذبے میں عقل کو چھوڑ کر صحراؤں میں چلا جاتا ہے، ایک استعارہ ہے جو صوفیانہ ادب میں الٰہی محبت کی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ محبوب کی جنس، فارسی اور ترک ادب میں غیر واضح رہتی ہے، جہاں "نفس" کو نسوانی اور علامتی تصور کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ کہانیاں روحانیت، انسانی جذبات، اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ وہ لکھتی ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

Of the seven couples listed above, the later literature places greatest emphasis on Majnun and Laila. The story of Qais, who is driven mad by unrequited love and becomes majnun, or "possessed," harks back to early Arabic traditions. He is the lover who leaves the City of Reason and takes up residence in the desert. His companions are wild beasts; birds nest in his hair; and he kisses the paws of the cur that happened to wander down Laila's street. Countless poets saw in Majnun the symbol of their own state (or so they said), and when the love-obsessed man no longer wanted so much as to see his Laila because he lived so completely in her as it was, the story came to serve the mystic as an image of his own total absorption in the Divine Beloved . (2)

مندرجہ بالا سات جوڑوں میں، بعد کے ادب نے سب سے زیادہ زور مجنوں اور لیلیٰ پر دیا۔ یہ کہانی قیس کی ہے، جو یک طرفہ محبت کے سبب دیوانہ ہو جاتا ہے اور "مجنون" یا" جنون زدہ" کہلاتا ہے۔ یہ کہانی ابتدائی عربی روایات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ قیس وہ عاشق ہے جو عقل کے شہر کو چھوڑ دیتا ہے اور صحرا میں جابستا ہے۔ اس کے ساتھی جنگلی جانور ہیں؛ پرندے اس کے بالوں میں گھونسلے بناتے ہیں، اور وہ اس کتے کے پنجے چومتا ہے جو اتفاق سے لیلیٰ کے گلی سے گزر رہا ہو۔ بے شمار شاعروں نے مجنوں میں اپنے حال کا عکس دیکھا (یا کم از کم ایسا دعویٰ کیا)، اور جب محبت میں مبتلا یہ شخص اپنی لیلی کو دیکھنے کی خواہش بھی ترک کر دیتا ہے کیونکہ وہ پہلے ہی مکمل طور پر اس میں ضم ہو چکا ہوتا ہے، تو یہ کہانی صوفی کے لیے اپنی مکمل وابستگی کو الٰہی محبوب میں ظاہر کرنے کا ایک استعارہ بن جاتی ہے۔

اسی طرح لیلیٰ، اور کلاسیکی عربی ادب میں محبوبہ کے طور پر پیش کی جانے والی دیگر خواتین، جیسے ہند اور سلمی، عربی صوفیانہ شاعری میں استعارے کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

مزید یہ کہ شیخ صنعان کی کہانی اسلامی ادب میں محبت کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، جہاں ایک عیسائی عورت کی محبت کے زیرِ اثر شیخ اپنی زاہدانہ زندگی ترک کر دیتا ہے، مگر آخر میں وہ عورت اسلام قبول کر لیتی ہے، اور شیخ اپنی راہ پر واپس آ جاتا ہے۔ یہ کہانی ابن الفارض اور ابن عربی کے کلام میں بھی جھلکتی ہے، جہاں عورتوں کو الٰہی اور روحانی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

محبت کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ قصے نسوانی حسن اور روحانی مقاصد کے مابین گہری وابستگی کی نشاندہی کرتے ہیں، جیسا کہ جامی کی روایت میں، جہاں مجنوں کعبہ کی علامت کو لیلی کے ساتھ جوڑتا ہے، محبت اور روحانیت کے امتزاج کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ واقعات اسلامی معاشرت میں نسوانی حسن کے اثرات اور انسانی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔

ابن الفارض (وفات:۱۲۳۵) اور ابن عربی کے کلام میں ہند، سلمی، لبنی، بشینہ اور دیگر کے ذکر سے بھر پور اشارے موجود ہیں۔ یہ کہانی مشرقی اسلامی خطوں میں اس وقت مشہور ہوئی جب عطار نے اسے اپنی کلاسیکی شکل میں منطق الطیر میں پیش کیا۔ یہ کشمیری اور ملائی ادب میں بھی نظر آتی ہے،اور یہ ایک دلکش لمحہ تھا جب ستمبر ۱۹۹۴ میں بخارا میں ایک انٹورسٹ گائیڈ نے اس کہانی کو میر علی شیر نوائی (وفات:۱۵۰۱) کی چغتائی۔ ترکی روایت کے مطابق بڑی جذباتی وابستگی کے ساتھ بیان کیا۔

کعبہ اور محبوب کے مابین مشابہت کا تصور اس سے بہت پہلے معروف تھا جب جامی نے اسے اپنے کاموں میں شامل کیا۔ قرون وسطی کے مصنفین اور شاعروں نے اکثر اسلام کے مقدس ترین مقام کو ایک پردہ دار دلہن یا مطلوب کنواری کے ساتھ تشبیہ دی، خاص طور پر جب وہ حج کے تجربات کو بیان کرتے تھے۔ یہ علامتی تبدیلی اکثر ایک طویل اور خطرناک سفر کے دوران خوش آئند امید کا اضافی محرک فراہم کرتی تھی۔ ان کا مقصد اسے چھونا اور اس کے حسن کے نشان، یعنی حجر اسود کو چومنا تھا۔ خاقانی (وفات:۱۱۹۹) وہ فارسی شاعر تھے جنہوں نے اپنی حج کی نظموں میں اس علامت کا سب سے زیادہ استعمال کیا۔ اور کیا عوامی عقیدت یہ نہیں کہتی کہ قیامت کے دن کعبہ یروشلم میں گنبد صخرہ کے پاس دلہن بن کر آئے گا؟۔ وہ لکھتی ہیں:

> The woman can also serve as a symbol of the highest goal of one's wishes and longings, and the symbolic significance of the Kaaba seems to relate to it. One example of this can be found in Jami's version of the story of Majnun and Laila. (3)

یہ علامتی تشبیہ آج تک اپنی اہمیت کھوئی نہیں، جیسا کہ حال ہی میں شائع ہونے والے ایک امریکی انسان شناسی کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک بار جب کوئی اس تصور سے واقف ہو جائے، توحج کو محبوب کے سفر کے ساتھ، پردہ دار دلہن کو پردہ دار کعبہ کے ساتھ، بے شمار تشبیہیں شاعری میں نظر آتی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15
ماخذ تحقیقی مجلہ

ابن عربی نسوانی پہلو کو خدا کی تجلی کی بہترین شکل قرار دیتے ہیں اور اس کے ذریعے الٰہی صفات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ عورت میں خدا کو فعل کرنے والے اور متاثر ہونے والے دونوں پہلوؤں میں دیکھتے ہیں، جبکہ رومی الٰہی محبت کو دلہن اور پردے کے استعارے سے بیان کرتے ہیں۔ اس ادب میں جمال و جلال اور لطف و غضب جیسے خدائی خصوصیات کو نسوانی اور مردانہ پہلو کے امتزاج کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ یہ خیالات صوفیانہ تجربے اور روحانی سفر کی گہرائی کو نمایاں کرتے ہیں اور خدا کے مظاہر کی مختلف جہتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیلیٰ اور مجنوں کے قصے کو لے کر وہ لکھتی ہیں:

> As the lovesick Majnun during his pilgrimage approaches the black-draped Kaaba and finally stands before it, he is no longer sure whether what he sees is the Celestial Beloved or his Laila:
>
> O thou who sits in the bridal chamber of coquetry
> and thou who lifts the veil of mystery.
> You sat in the society of Arabs
> and thwarted the commerce of the Persians.
> Arabs and Persians turned to gaze on you
> and their longing for you bewildered their senses.(4)

ابن عربی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواتین سے محبت کے الفاظ کو خدائی صفات میں نسوانی عناصر کے اہم کردار کے طور پر تشریح کیا۔ انہوں نے جنسی محبت کو روحانی تجربے کے طور پر بیان کیا، جسے بعد کے صوفی مصنفین نے مزید وسعت دی۔ کشمیری صوفی یعقوب صرفی نے جسمانی محبت کو مذہبی تجربے کے طور پر پیش کیا، جہاں مباشرت کے بعد غسل کو روحانی تجدید کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے خیالات تنتر روایات سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ابن عربی کے مطابق، عورت خدائی صفات کی سب سے خوبصورت تجلی ہے، اور حوا کو آدم کے سکون کے لیے پیدا کیا گیا۔ یہ تصورات روحانی اور جسمانی وحدت کو انسانی تجربے کا ایک اہم حصہ قرار دیتے ہیں۔

اس کی ایک مثال کشمیری صوفی یعقوب صرفی (وفات: ۱۵۹۴) کی مختصر تحریر میں دیکھی جا سکتی ہے، جس کا تجزیہ سچیکو موراتا نے اپنے مطالعے میں کیا۔ یعقوب صرفی جسمانی محبت کے "مذہبی" تجربے کو وضاحت کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ مباشرت کے بعد مکمل غسل کیوں ضروری ہے۔ اس وجدانی تجربے کے دوران، جو انسان کے لیے سب سے بڑی خوشی اور حاصل ہونے والی بلندی ہے، روح خدائی تجلیات میں اتنی گم ہو جاتی ہے کہ اپنے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

جسمانی وجود سے ہر تعلق کھو دیتی ہے۔ اس مردہ جسم کو دوبارہ معمول کی زندگی میں واپس لانے کا واحد طریقہ مکمل غسل ہے۔

یعقوب صرفی جانتے ہیں کہ اس قسم کی روحانی جسمانی وحدت صرف چنیدہ افراد کے لیے مخصوص ہے؟ عام لوگ اس تجربے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ ابن عربی کے مکتبہ فکر کے دیگر صوفی بھی شاید اس بات سے اتفاق کریں گے۔ صرفی کی یہ تصویر کشی قاری کو تنتر رسم و رواج کی یاد دلاتی ہے، اور کشمیری تنتر یا شیومت کے چند تصورات شاید ان کے کام میں شامل ہو گئے ہوں۔

فرغانہ ہے۔ آخر کار، کیا حوا اسی لیے پیدا نہیں کی گئی کہ " آدم ان کے ذریعے سکون پائیں "، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے (سورۃ الاعراف:۱۸۹)؟ وہ تنہائی میں آدم کے لیے سکون کا باعث بنے کے لیے بھیجا گیا خدائی تحفہ تھیں؛ وہ اُس خدائی سمندر کی مظہر تھیں جے آدم نے چھوڑ دیا تھا۔ اور اسی وجہ سے ان کی عظمت ہے۔ جیسا کہ ابن عربی بخوبی آگاہ تھے، خدائی ذات سب سے خوبصورتی سے عورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ باب کے آخر میں وہ لکھتی ہیں:

> After all, wasn't Eve created so that "Adam might find comfort in her," as the Quran says (Sura 7:189)? She was the divine gift sent to comfort him in his loneliness; she was the manifestation of that divine ocean which he had left-and hence her greatness. The Divine, as Ibn 'Arabi was aware, reveals itself most beautifully in woman . (5)

این میری شمل کی یہ کتاب عورت سے متعلق مختلف نظریات کا تجزیہ ہے۔ اور انہوں نے کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر تمام باتیں واضح کر کے لکھی ہیں۔

حوالہ جات

1. Annemarie Schimmel, My Soul Is a Woman: The Feminine in Islam, Translated by Susan H. Ray, Continuum, New York, 1997, P 98
2. Ibid, P 99
3. Ibid, P 100
4. Ibid, P 100-101
5. Ibid, P 106